



کرستنگ اور پاریشن لٹریچر فرام انڈیا، پاکستان اینڈ بھنگلہ دیش ادارت فرینٹ استیوریٹ و سکریتاہال کمار ساؤنٹ ایشیا ایڈیشن، دو آبہ پبلی کیشن ۲۰۰۸ء انڈیا، امریکن کو آپریتو پبلیشنگ ری پرنٹ کامپنی رائٹ یونیورسٹی آف ہوائی پرویس مسلسل پڑھتا گیا۔ میں غفرنے میں بھر گئی۔ یہ آدی، بادا دی کی آنکھ بچوں کو گرفت میں یہنے کی کوشش کرتے ہوئے میں نے کرداروں کے قول و فعل میں ہر انسان دُغیٰ اور ہر جسمیانی کے درمیان اتوازن چاہم کرنے کی کوشش کی، خود اپنے تھببات کی جھلکیاں، بکھیں، اور جی کڑا کر کے آگے پڑھنے گئی۔ کوئی یہ آدی کسی کہانی، کسی افسانے، کسی ناول میں نہیں تھا۔ میں نے اسی میں اپنے دل و دماغ کے بارے میں، بہت پکھ جانا۔ یہ سماں میں کی ہوں گا کہانی پڑھ کر کسی قاری پر کیا گزرتی ہے؟ ”امتر آہا ہے۔“ یہ ہونا کی وسیں نہیں ہے۔ یہ ایک ماں کی محبت کی تھا جس کو خیر ہوں گا۔ ہر قاری سے بہرہت کا راستا۔ یہ نہیں، ہو سکتا کہ کوئی اسے پڑھ لے اور مٹاڑ ہو۔ پالی میں بھی شماں کی نگاہ، اختاب بجت پر پڑتی ہے۔ بہت سارے لوگوں سے بیاٹ، کسی مٹاڑ سے پاک ہجت۔ لیکن اس کہانی سے بہرہت نہیں ملتی۔ کسی طرح کے تھبب کا تو نہیں ہوتا۔ اور قدمی مذہبی اور ثقافتی بخوارہ اس سے کم نہیں ہوتا بلکہ اور شدید ہو جاتا ہے۔ خدیجہ مستور کی کہانی ”خندنا میخانی“ میں اصل کردار کھاتا ہے۔ ”میں اس کو نہیں ہوں گا، جنک سے مجھے نفرت ہے۔“ لیکن میں اس جنگ کو مجھی اختاب پسند کرتا ہوں جتنا کہ ان کو ”ہم تمام لوگ“ جانتے ہیں کہ کسی بھی بجگ میں دوسرا ملک کے خواہ بھی اسی ذہنگ سے سچتے ہیں۔ مجھے لگاتا ہے کہ ادب کے ان شہزادوں سے اور دوسری تحریروں سے ہم لوگ اس بات کو مجھی بھجو کر سکتے ہیں۔

سیکھے گئے سبق سے کوئی امید؟

لورنڈا کیز لونگ

بر صغیر اور تائج کے مطابق میں صحافی، بحق اور تاریخ داں غرق رہے ہیں۔ ہم میں ہتوں نے اس سلطے میں پڑھا ہے، لوگوں سے انتزدیو کئے ہیں، مطالعہ کیا ہے اور ساہبے اور یہی محسوس کرتے ہیں کہ یہیں معلوم ہے کہ کیا ہوا تھا۔ ہم میں کھجھے ہیں۔ لیکن ایک سمجھدار مختلف حتم کی ہے۔ وچکا گلتا ہے۔ اچاک ایک تصویر داشت ہوئی ہے جو یہیں انسانی واردات قلبی کی ایک بھلک دھماکتی ہے۔ اس کی وضاحت کرتی ہے کہ جو کہانی پا رہا رہنی سانی ہے اس میں کسی خاص وجہ سے غنی سلسلہ ایک نیاز اور پیدا ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی مکھا ہے کہ ادب سے کیسے اکٹھ کسی واقعہ کوئے ذہنگ سے بھجھے میں مدد ملتی ہے۔

ہندوستان، پاکستان اور بھنگلہ دیش میں تھیم اور دوبارہ تھیم کے وقت لگتے ہیں افسانوی ادب کے اختاب ”کرستنگ اور“ کی ۲۰۰۷ء میں اشاعت اور ۲۰۰۸ء میں دوبارہ اشاعت کے ذریعے یہی مقصد حاصل کیا گیا ہے۔ اس اختاب میں کہانیاں اور افسانے ہیں اور بعض ناولوں کے اقتضایں۔ یہ تمام ہنری تھیات ہر تناظر سے لاسی ہیں۔ تھیم کے ناول کے بیجان سے فتح جانے والے خوشحال غصیں کے جون سے لکھ آبرور یہی کی وکار خواتین اور قاتل بک۔ پچ سے فاک فوجی بک۔ ظاہر ہے کہ ان میں سے پیشرا فانوں، کہانیوں کا انتہام خوش گوارنیں ہو سکتا۔ اس سے بھی زیادہ قابلیات یہ ہے کہ ان شہزادوں کو پورہ کرنا سخت ہے؛ اسے بندراحت ملتی ہے اس کہانیوں، افسانوں اور ناولوں پر اقتضایات میں انسانی محرومی اور حرمان کا غنی میں ہے، یہاں کی جوت ناکی بھی، محبت کا محرومی بھی، یادداشت کی ٹھیں پا افغانی بھی، غداری کا احساس جرم بھی، اور اتصان کا زائل ہونے والوں اپنے احساس بھی۔ لیکن اس اختاب کے اسی ہاثروں یہی بخوبی آف ہوائی کے دوسارے ناوجائز آف انٹریکس کا مقصد پہاڑ بریک نظر آتا ہے کہ جمال بھی مقاومت ہے، دہل امید ہے۔ بھی بہب ہے کہنی دہلی میں اگست ۲۰۰۷ء میں اس جریدے کے خصوصی شہرے کے اجراء میں امریکی سفارتخانے نے بھی ہرگز کی۔ اب یہی تصویروں اور اضافہ شدہ متن کے ساتھ اور پلے سے کم قیمت پر پڑھا دیں کہ اس اختاب کا جزوی ایشیائی ایڈیشن اٹھا۔ امریکن کو اپنے پیغام پہنچنک پورہ گرم کے تحت شائع یا کیا ہے اور اسی دہلی میں امریکی سفارتخانے ایسی بھی اس کا جزوی بھی کیا ہے۔ اس اختاب کے مرتبین فریک اسٹریٹ اور سکرپٹاپ کار نے ہیئت کارس میں واقع اب پارے تھبب کر کے شریک اشاعت کے گئے ہیں جن میں ”تائج“ کے اس المناق مولڈ پر، جب رواداری، احترام اور انسانی درود مدنی اپنے متن کو دوہی ہیں، پھنسنے ہوئے عام انسانوں کے چہرات اور دل کا کیا جائیا ہے۔ ”صحافی زبان میں سیکھی کا پاہا سکتا ہے کہ یہ جو یہی نہ سکتا کہ مل ہیں کرنے کے لئے پر قلم کی گئی ہیں، نہ کسی پر اسہار مہر اسی مقصود ہے۔ لیکن کیا قاری کے لئے یہ ممکن ہے؟ پیشرا فانوں، کہانیوں اور ناولوں کے اقتضایات پر ہے کہ چہرات مشتعل ہوتے ہیں۔ خود میں بھی یہی سعادت حسین منوکی کہانی ”یہواں کا استا“ پڑھنے گئی میرے اندر غصہ

مزید معلومات کے لئے:

مینوا جرزل

<http://www.hawaii.edu/mjournal/>

انڈیا امریکن کو آپریٹو پبلیشنگ کینٹلگ

<http://americanlibrary.in.library.net/>